صُحُفٌ مُّطَهَّرَةٌ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

اللہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

یعنی

اردو ترجمہ

مکتوبات امام ربّانی

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

دفتر دوم ——— حصہ دوم

تصحیح وحواشی وترجمہ

مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی

خطیب و امام مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی ۔ بندر روڈ کراچی

طبع اول ——— آفسٹ ایڈیشن ——— سنہ ۱۹۷۲ء

طابع و ناشر: ——— مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

مطبع: ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

تعداد: ——— دو ہزار (۲۰۰۰)

قیمت: ——— 80 ——— حصہ ہفتم، ہشتم، نہم
مجلد مع پلاسٹک کور

ملنے کا پتہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ بندر روڈ کراچی (پاکستان)

اتنا کسی کو نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے جاننے والوں میں سے بعض نے کہا ہے۔ جب تک آدمی اپنے اوپر دس چیزوں کو فرض نہ کر لے کہ پرہیزگاری پوری نہیں ہوتی۔ پہلی یہ کہ اپنی زبان کو غیبت سے بچائے۔ دوسری یہ کہ برے گمان سے پرہیز کرے تیسری یہ کہ ٹھٹھے اور مذاق سے بچے۔ چوتھی یہ کہ حرام چیزوں سے اپنی نگاہ بند رکھے۔ پانچویں یہ کہ سچ بولے۔ چھٹی یہ کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانات کو پہچانے تاکہ وہ مغرور نہ ہو جائے۔ ساتویں یہ کہ اپنے مال کو حق میں خرچ کرے۔ باطل میں خرچ نہ کرے۔ آٹھویں یہ کہ اپنے لئے بلندی اور بڑائی طلب نہ کرے۔ اور نویں یہ کہ نمازوں کی حفاظت کرے۔ اور دسویں یہ کہ سنت اور جماعت پر استقامت رکھے۔

اے ہمارے رب ہمارے نور کو پورا کر۔ اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

میرے مخدوم مکرم اور شفقت و کرامت آثار۔ اگر تمام گناہوں سے توبہ نصیب ہو۔ اور تمام حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیزگاری نصیب ہو جائے۔ تو بہت بڑی نعمت ہے۔ اور انتہا درجے کی دولت ہے۔ ورنہ بعض گناہوں سے توبہ اور بعض حرمات سے پرہیز بھی غنیمت ہے۔ شاید اس بعض کے انوار و برکات دوسرے بعض میں بھی سرایت کریں۔ اور تمام گناہوں سے توبہ اور پرہیزگاری کی توفیق نصیب ہو جائے۔ جو چیز ساری نہ مل سکے۔ وہ ساری نہ چھوڑ دی جائے اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ وعلیہم وعلی آل کل من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کے دین پر ثابت قدم رکھے۔ اور اپنی رضا مندی کے کاموں کی توفیق عطا فرما۔

مکتوب نمبر ۶۷

خان جہاں کی طرف صادر فرمایا۔

(اہل سنت و جماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقائد اور ارکان خمسہ اسلام اور کلمہ حق کہنے کی ترغیب یعنی سلطان وقت کے سامنے اسلام پیش کرنے اور اس کے مناسبات کے بیان میں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

گرامی جواہر و روشن کرم و التفات تحریر نامہ کے تمام روادار (نیازمند) بندہ سب اور تعالیٰ کی تعریف ہے۔ کہ ایسے پرشور و شر و فتنہ وقت میں اقبال نے سعادت مند کو اپنی اچھی فطرت کی وجہ سے بے مناسبتی کے باوجود فقیروں سے دعا

عائشہ کو مطلق فضیلت دیتے ہیں۔ اور اس فقیر کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ علم اور اجتہاد میں افضل ہیں۔ اور حضرت فاطمہ زہد و تقویٰ اور دنیا سے بے رغبت ہونے میں بہتر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاطمہ کو بتول کہتے ہیں یعنی دنیا سے منقطع ہونے میں مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور حضرت عائشہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ کا مرجع تھیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر علم میں کوئی مشکل ایسی پیش نہ آتی۔ جس کا حل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نہ ہو۔

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو جھگڑے اور جنگیں ہوئی ہیں۔ مثلاً جنگ جمل و جنگ صفین تو ان کو اچھے معانی پر محمول کرنا چاہئے اور خواہشات اور تعصب سے دور رہنا چاہئے کہ ان بزرگوں کے نفوس خیر البشر علیہ الصلوات والتسلیمات کی صحبت میں خواہشات اور تعصب سے پاک ہو چکے تھے۔ اور حرص و کینہ سے پاک صاف تھے۔ وہ اگر صلح کرتے تھے۔ تو حق کے لئے اور اگر جھگڑا کرتے تھے تو وہ بھی حق کے لئے ہر گروہ اپنے اجتہاد کے مطابق عمل کرتا تھا۔ اور خواہشات اور تعصب کے شائبہ سے پاک ہو کر مخالف کی مخالفت کرتا تھا جس کا اجتہاد درست ہوا۔ اسے دو درجے ثواب ملا۔ ایک قول کے مطابق دس درجے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جس کا اجتہاد درست نہ ہوا اسے بھی ایک درجہ ثواب ملے گا۔ پس خطا کرنے والا بھی درست اجتہاد کرنے والے کی طرح ملامت کا مستحق نہیں ہے۔ وہ بھی درجات ثواب میں سے ایک درجہ کی امید رکھتا ہے۔

علماء نے کہا ہے۔ کہ ان جھگڑوں میں حق حضرت امیر کی طرف تھا کرم اللہ وجہہ اور مخالفوں کا اجتہاد درست نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ طعن کرنے کے مستحق نہیں ہیں اور ملامت کی گنجائش نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ ان کو کافر یا فاسق کہا جائے۔ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے بھائی ہم پر باغی ہو گئے ہیں۔ وہ نہ کافر ہیں۔ نہ فاسق کیونکہ ان کے پاس تاویل ہے جو کفر اور فسق سے روکتی ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو اختلاف میرے صحابہ میں ہو۔ اس میں زبان کشائی سے بچنا" پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کو بزرگ سمجھنا چاہئے اور سب کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے۔ اور ان میں سے کسی بزرگ کے حق میں برا ظن نہیں رکھنا چاہئے۔ اور نہ ہی بدگمانی کرنی چاہئے اور ان کے جھگڑوں کو دوسروں کی مصالحت سے بہتر سمجھنا چاہئے۔ نجات اور خلاصی کا طریقہ یہی ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام کی دوستی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی کی وجہ سے ہے۔ اور ان سے دشمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی تک لے جاتی ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی عزت نہ کی اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کوئی ایمان نہیں ہے۔

اور قیامت کی علامتیں جن کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ وہ سب برحق ہیں ان میں خلاف ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ مثلاً قیامت کی علامت سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا۔ اور حضرت مہدی علیہ

اور سفیانی کا ظہور اور حضرت روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور دجال کا نکلنا اور یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا۔ اور دابۃ الارض کا نکلنا اور ایک دھوئیں کا آسمان سے پیدا ہونا جو تمام لوگوں کو گھیرے گا۔ اور دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ آدمی بیقراری میں کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس عذاب سے بچا ہم ایمان لاتے ہیں۔ اور آخری علامت آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔

اور ایک جماعت نے اپنی بیوقوفی سے ایک ایسے آدمی کو مہدی موعود تسلیم کر لیا ہے۔ جس نے ہندوستان میں اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پس ان کے خیال کے مطابق تو مہدی ہو چکا اور فوت ہو گیا۔ اور کہتے ہیں کہ اس کی قبر فراہ میں ہے۔ اور صحاح کی احادیث میں جو شہرت کی حد بلکہ معنی تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔ ان کی تکذیب موجود ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی علامات بیان کر دی ہیں۔ اور اس شخص میں جسکو انہوں نے مہدی سمجھ رکھا ہے۔ یہ علامات مفقود ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آیا ہے کہ مہدی موعود ظاہر ہوں گے۔ اور ان کے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا ہوگا اور اس بادل میں ایک فرشتہ ہوگا۔ جو آواز دے گا کہ یہ شخص مہدی ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[1] کہ چار آدمی تمام زمین کے مالک ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو مومن ہیں۔ اور دو کافر۔ مومنوں میں سے ذوالقرنین اور سلیمان۔ اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر اور پانچواں آدمی جو تمام زمین کا مالک ہوگا۔ وہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ یعنی مہدی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے اس وقت تک دنیا ختم نہ ہوگی۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک ایسا آدمی پیدا نہ کرے۔ جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔ اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ پہلے ظلم اور جفا سے بھری ہوگی۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب کہف حضرت مہدی کے مددگار ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ اور وہ دجال کے ساتھ جنگ کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیں گے۔ اور ان کی سلطنت کے ظہور کے زمانہ میں چودہ رمضان شریف کو سورج گرہن ہوگا۔ اور اس مہینے کی ابتداء میں چاند گرہن ہوگا۔ اور یہ نجومیوں کے حساب اور زمانہ کی عادت کے برخلاف ہوگا۔

انصاف کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ علامات اس مرنے والے (سید محمد جونپوری) شخص میں موجود ہیں یا نہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی علامات ہیں۔ جو مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی نے

---

[1] ابن جوزی نے اپنی تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۱۲

مہدی موعود کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے جن کی تعداد دو سو تک پہنچ جاتی ہے۔ نہایت ہی جہالت ہے کہ
مہدی موعود کا معاملہ اتنا واضح ہونے کے باوجود ایک جماعت گمراہی میں پڑ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو سیدھے راستے
کی راہنمائی فرمائے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[1] کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے ان میں صرف ایک
فرقہ جنتی ہے باقی سب دوزخی ہیں۔ اور قریب ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے۔ وہ سب دوزخی ہوں
گے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سے لوگ ہوں گے؟ آنحضرت
نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا طریقہ وہی ہوگا جو میرا اور میرے صحابہ کا طریقہ ہے۔ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اور وہ
نجات پانے والا ایک فرقہ اہل سنت وجماعت ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو لازم پکڑے ہوئے
ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی پیروی کرتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقیدہ پر ثابت
قدم رکھ۔ اور انہیں کی جماعت میں ہماری موت ہو۔ اور انہیں میں ہم کو اٹھا۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو
ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر دے اور اپنی جناب سے رحمت عنایت فرما یقیناً تو ہی عنایت کرنے والا ہے۔

عقیدے کی تصحیح کے بعد شریعت کے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب بھی نہایت ضروری ہے اس لئے
چاہئیے ہمیں کہ پنج وقتہ بغیر سستی کے تعدیل ارکان کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنی چاہیئے کیونکہ کفر اور اسلام
میں فرق کرنے والی یہی نماز ہے۔ اور جب مسنون طریقے پر نماز کی ادائیگی میسر ہو گئی۔ تو سمجھو کہ اسلام کی مضبوط رسی ہاتھ
میں لگ گئی کیونکہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے نماز دوسرا رکن ہے۔ اور پہلا رکن اللہ جل شانہ اور اس کے رسول پر ایمان
لانا ہے۔ اور دوسرا رکن نماز ہے۔ اور تیسرا رکن زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ اور چوتھا رکن رمضان شریف کے روزے ہیں۔ اور
پانچواں رکن بیت اللہ شریف کا حج ہے۔

پہلا اصل ایمان سے تعلق رکھتا ہے اور باقی چار اصول اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں جامع ترین اور
بہترین عبادت نماز ہے قیامت کے روز حساب کتاب کی ابتداء اسی نماز سے ہوگی۔ اگر نماز درست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ
کی مہربانی سے باقی حساب آسانی سے ہو جائے گا۔

اور جہاں تک ہو سکے۔ شرعی ممنوعات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیزوں کو سم قاتل
سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں کے مواد کو نظر میں رکھنا چاہیئے۔ اور ان کے ارتکاب سے شرمندہ و منفعل ہونا چاہیئے

---

[1] یہ حدیث ترمذی مسند احمد اور ابو داؤد میں بروایت کثیر عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
مروی ہے۔ ۱۲

بلمعۂ صنائع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

شمع کاشانۂ ہدایات و عرفان مشعل آئینۂ صافی دل و جان مورد انوار الہامات یزدانی

مکتوبات امام ربانی

از ارشادات علیۂ غوث ربانی حضرت مجدد الف ثانی [illegible]

در مطبع منشی نول کشور لکھنؤ طبع مزین مطبوع شد

یکی ازین بزرگواران بد نباید بود و گمان بد نباید کرد و منازعات ایشان را به از صلح دیگران باید دانست طریق فلاح
و نجات اینست چه دوستی اصحاب کرام بواسطهٔ دوستی پیغمبر است علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات بزرگی فرماید ما آمن
برسول الله من لم یوقر اصحابه علامات قیامت که مخبر صادق علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات ازان خبر داده است
حق است احتمال تخلف ندارد که طلوع آفتاب را جانب مغرب برخلاف عادت و ظهور حضرت مهدی علیه الرضوان و نزول
حضرت روح الله علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام و خروج دجال و ظهور یاجوج و ماجوج و خروج دابة الارض و دخانی
که از آسمان پیدا شود تمام مردم را فرو گیرد و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند ای پروردگار من این عذاب
را از ما دور کن که ما ایمان می آریم و آخر علامات آتش است که از عدن خیزد و جماعهٔ از نادانی گمان کنند شخصی را که دعوی
مهدویت نموده بود از اهل هند مهدی موعود بوده است پس بزعم ایشان مهدی گذشته است و فوت شده و نشان میدهند
که قبرش در فره است و احادیث صحاح که بحد شهرت بلکه بحد تواتر معنی رسیده اند تکذیب این طائفه است چه آن سرور علیه
وعلی آله الصلوة والسلام مهدی را علامات فرموده است که در حق آن شخص که معتقد ایشانست آن علامات
مفقود اند در حدیث نبوی آمده است علیه وعلی آله من الصلوة والسلام که مهدی موعود بیرون آید و بر سروے
پارهٔ ابر بود در آن ابر فرشته باشد که ندا کند که این شخص مهدیست او را متابعت کنید و فرموده علیه وعلی آله
الصلوة والسلام که تمام زمین را مالک شدند چار کس دو کس از مؤمنان و دو کس از کافران ذو القرنین و
سلیمان از مؤمنان و نمرود و بخت نصر از کافران و مالک خواهد شد آن زمین را شخص پنجم از اهل بیت من یعنی مهدی
فرموده علیه وعلی آله الصلوة والسلام دنیا نرود تا آنکه بعث کند خدا تعالی مردی را از اهل بیت من که نام او موافق
نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر سازد زمین را بداد و عدل چنانچه پر شده بود بجور و ظلم
و در حدیث آمده است که اصحاب کهف اعوان حضرت مهدی خواهند بود و حضرت عیسی علی نبینا وعلیه الصلوة
والسلام در زمان وی نزول خواهد کرد و او موافقت خواهد کرد با حضرت عیسی علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام
در قتال دجال و در زمان ظهور سلطنت او در چهاردهم شهر رمضان کسوف شمس خواهد بود و در اول آن
ماه خسوف قمر برخلاف عادت زمان و برخلاف حساب منجمان بنظر انصاف باید دید که این علامات
در آن شخص میت بوده است یا نه و علامات دیگر بسیار است که مخبر صادق فرموده است علیه وعلی آله الصلوة
والسلام شیخ ابن حجر رساله نوشته است در علامات مهدی منتظر که بدویست علامت میکشند نهایت جهل
است که با وجود وضوح امر مهدی موعود جمعی در ضلالت مانند هداهم الله سبحانه سواء الصراط پیغمبر فرموده